السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ میت کو غسل دینے کے بعد یا میت کو گھر سے جنازہ گاہ (جہاں میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے) کی طرف لے جانے کے بعد حلوہ تقسیم کرتے ہیں جسے قبر کا توشہ کہا جاتا ہے۔ اس (حلوے) توشے کی شرعی حثیت کیا ہے؟ دلیل سے بیان کریں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس (حلوے) توشے کا ثبوت قرآن وحدیث میں قطعاً نہیں ہے اور نہ سلف صالحین سے یہ عمل ثابت ہے لہذا یہ بدعت ہے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «وکل بدعة ضلالة» اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم: 867/2005)

مشہور تبع سنت صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کل بدعة ضلالة وان راٰها الناس حسنا" ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے حسن (اچھا ہی) سمجھتے ہوں۔ (السنة للمروزی: 86 وسندہ صحیح)

میت کے گھر والوں پر غم وپریشانی آئی ہوئی ہے اور انھیں اس رسم پر مجبور کیا جارہا ہے کہ لوگوں کا منہ میٹھا کرنے کے لیے (حلوہ) توشہ پکا کر کھلائیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اردگرد کے لوگ کھانا پکا کر میت کے گھر واوں کو کھلاتے۔ جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: «اصنعوالال جعفر طعاماً فانہ قداتاہم امر یشغلہم»

آل جعفر (جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں) کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسی بات آگئی ہے جس نے انھیں مشغول کردیا ہے۔

(سنن ابی داود: 3132 مسند الحمیدی بتحقیقی: 537 وسندہ حسن وصححہ الترمذی: 998 والحاکم 1/372 والذہبی)

شیخ محمد ناصر الدین البانی شیخ محمد البرکوئی کی کتاب جلاء القلوب (77) سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا اہل میت کی طرف سے کھانا کھانے کی دعوت قبول کرنا بدعت ہے، دیکھئے احکام الجنائز وبدعہا (ص 256 فقرہ: 113)

دوحہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر البوطامی فرماتے ہیں: "میت کے گھر والوں اور متعلقین کا تعزیت وسوگ کے لیے مجلس منعقد کرنا اور تعزیت وسوگ کے لیے مجلس منعقد کرنا اور تعزیت کے لیے آنے والوں کے واسطے تین دنوں تک کھانا تیار کرنا بدعت ہے۔ بعض لوگ یہ بتدعانہ کام ایک ہفتہ تک کرتے ہیں اور یہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں، مثلاً بہت جانور ذبح کرتے ہیں اور انواع واقسام کے کھانے بناتے ہیں اور لوگ مختلف اطراف وجوانب سے آتے اور کھاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت کے ورثاء چھوٹے یتیم بچے ہوتے ہیں پھر بھی لوگ ان کے اموال کو اس کام میں خرچ کرڈالتے ہیں، اس کے حرام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، کیونکہ ی یتیموں کا مال زور زبردستی اور جور وظلم کے ساتھ کھا جانے کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اِنَّ الَّذِینَ یَأکُلُونَ أَموَالَ الیَتَامیٰ ظُلمًا اِنَّمَا یَأکُلُونَ فِی بُطُونِہِم نَارًا) جو لوگ یتیموں کا مال ظلماً کھا جاتے ہیں بے شک وہ لوگ اپنی پیٹ میں جہنم کی آگ کھا رہے ہیں۔ (النساء: 10)

یہاں تک کہ وہ متاخرین بھی جو بہت سے بدعات کو حسنہ قرار دیئے ہوئے ہیں اس فعل کو "بدعت ضالہ" کہتے ہیں کیونکہ اس میں سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے ان کے پڑوسی لوگ کھانا تیار کریں، اور کھلائیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «اصنعوالال جعفر طعاما» جعفر (جو جنگ موتہ میں شہید ہوگئے تھے) کی اولاد اور گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ (عام کتب حدث)

دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اسراف وفضول خرچی ہے، تیسری بات یہ ہے کہ اس میں باطل وناحق (طریقے سے) لوگوں کا مال کھایا جاتا ہے کیونکہ میت کے ورثاء کبھی کبھی فقراء ہوتے ہیں یا یتیم بچے ہوتے ہیں کبھی کبھی یہ لوگ قرض لے کر کھلانے پلانے والا یہ قبیح وشنیع کام دوسرے لوگوں کے ڈر سے کرتے ہیں،" (بدعات اوران کا شرعی پوسٹ مارٹم ص 675-676)

خلاصہ یہ کہ مسئولہ بالا عمل جائز نہیں بلکہ بدعت سیئہ ہے۔

تنبیہ: فتاویٰ سمرقندی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے مومنو! قرآن کو مردوں کی نجات کا وسیلہ بناؤ تو حلقہ بنالو اور کہو: اے اللہ! اس میت کو قرآن مجید کی حرمت سے بخش دے۔ الخ

اس روایت کی سند مردود ہے۔ اس میں عباس بن سفیان راوی نامعلوم ہے۔ اگر اس سے کتاب الثقات لابن حبان والا مجہول الحال راوی مراد لیا جائے تو ابو اللیث سمرقندی کی اس سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اگر یہ کوئی دوسرا مجہول شخص ہے تو اس کی اسماعیل بن ابراہیم عرف سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)](#)

ج1ص507

محدث فتویٰ